کیا آپ جانتے ہیں؟

مفتی محمد رضوان

دلچسپ معلومات، مفید تجزیات اور شرعی احکامات پر مشتمل سلسلہ

’’بھینس‘‘ کی قربانی کا حکم

آج کل بعض لوگ عید الاضحیٰ کے موقع پر بھینس اور بھینسے کی قربانی کے جائز ہونے سے متعلق، عام اور سادہ لوح لوگوں میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں۔

حالانکہ گائے کی طرح بھینس کی قربانی بھی بلاشبہ جائز ہے، اور بھینس کی قربانی کے متعلق جو شکوک وشبہات پیش کیے جاتے ہیں، وہ شرعی اعتبار سے زیادہ اہمیت کے حامل نہیں۔

اس لیے بھینس کی قربانی کو ناجائز، خلافِ سنت، یا خلافِ احتیاط کہنے والوں کے قول کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیے، اور بھینس اور بھینسے کی قربانی کو بلاتردد وبغیر کھٹک کے انجام دینا چاہیے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے پڑوسی ملک ہندوستان میں وہاں کی ہندو حکومت کی طرف سے گائے کے ذبح وقربانی پر پابندی عائد ہے، جس کی وجہ سے وہاں مسلمانوں کے جملہ مسالک کے علماء وعوام بکثرت گائے کے بجائے، بھینس اور بھینسے کی قربانی کو ایک عرصہ سے انجام دے رہے ہیں، اور ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں بھی اس کا عام رواج ہے، صرف بعض علاقوں کے لوگ غلط فہمی، یا کم علمی کی وجہ سے اس سے اجتناب کرتے، یا اس کو ممنوع ومکروہ سمجھتے ہیں۔

گائے کو عربی زبان میں ’’البقرۃ‘‘ اور بھینس کو عربی زبان میں ’’الجاموس‘‘ کہا جاتا ہے، اور گائے کو انگریزی زبان میں ’’Cow‘‘ اور بھینس کو انگریزی زبان میں ’’Buffalo‘‘ کہا جاتا ہے۔

اہلِ لغت اور فقہائے کرام کا اس بات پر تقریباً اتفاق ہے کہ بھینس اور گائے ایک جنس سے تعلق رکھتی ہیں، اور شرعی اعتبار سے اِن کے اکثر احکام میں یکسانیت پائی جاتی ہے، جن میں قربانی کا حکم بھی داخل ہے۔

قدیم زمانے کے عرب میں زیادہ تر اونٹ اور گائے ہوا کرتے تھے، وہاں پر ’’بھینس‘‘ اور ’’بھینسا‘‘ کی پیداوار عام طور پر نہیں تھی، جس کی ایک وجہ یہ تھی کہ عرب کا زیادہ تر علاقہ صحراء پر مشتمل

تھا، جہاں پانی کی قلت تھی، اور اونٹ اور گائے کے مقابلہ میں ''بھینس'' اور ''بھینسا'' پانی والے علاقوں کا جانور ہے، کیونکہ یہ پانی کو پسند کرتا ہے، اسی وجہ سے بھینس کا سائنسی نام ''Water buffalo'' یعنی پانی کی بھینس ہے۔

احادیث میں صراحتاً بھینس، یعنی ''الجاموس'' کے نام سے قربانی کا ذکر نہیں ملتا، کیونکہ یہ بنیادی طور پر عجمی لفظ ہے، جس کو عربی میں استعمال کیا گیا ہے، لیکن عرب میں اس کے کم یاب ہونے کی وجہ سے زیادہ تر ''بقرۃ'' کا نام بول کر اس کو ''بقرۃ'' کی جنس میں شامل رکھا گیا ہے، اور بعض آثار میں سائمہ جانوروں کی زکاۃ کے اعتبار سے صراحتاً بھینس کو گائے کے درجہ میں شمار کیا گیا ہے۔ [1]

اسی وجہ سے سائمہ جانوروں کی زکاۃ کے اعتبار سے بھینس کو، گائے کا حکم حاصل ہونے پر، امت کا اجماع ہے۔ اور اکثر فقہائے کرام نے قربانی کے احکام کے اعتبار سے بھی بھینس کو گائے کا حکم دیتے ہوئے، اس کی قربانی کو جائز قرار دیا ہے، اور بھینس اور گائے کو ایک جنس کے تحت داخل مانا ہے۔

علامہ ابنِ منذر (المتوفی: 319ھ) فرماتے ہیں کہ:

وأجمعوا على أن حكم الجواميس حكم البقر (الاجماع لابن المنذر، ص ۴۵، کتاب الزكاة)

ترجمہ: فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ ''بھینس'' کا حکم ''گائے'' کا حکم ہے (الاجماع)

ابوالحسن بن قطان (المتوفی: 628ھ) فرماتے ہیں کہ:

وأجمعوا أن الجواميس بمنزلة البقر، وأن اسم البقر واقع عليها (الإقناع فی مسائل الإجماع، ج ۱، ص ۲۰۵، کتاب الزكاة، ذكر صدقة البقر)

ترجمہ: اور فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ بھینس، گائے کے درجہ میں ہے، اور گائے کا نام بھینس پر بھی بولا جاتا ہے (الاقناع)

---

[1] حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ أَشْعَث، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَانَ يقول: الجواميس بمنزلة البقر (مصنف ابن ابی شيبة، رقم الرواية ۱۰۸۴۸، فی الجواميس تعد فی الصدقة)

أنا عبد الله بن صالح، حدثنی الليث بن سعد، حدثنی عقيل، عن ابن شهاب، أن عمر بن عبد العزيز، كتب ان تؤخذ، صدقة الجواميس كما تؤخذ صدقة البقر (الأموال لابن زنجويه، رقم الرواية ۱۴۹۳)

أنا يحيى بن يحيى، أخبرنا سعيد بن رزيق، قال: سئل عطاء الخراسانی عن صدقة الجواميس، فقال: هی بمنزلة البقر (الأموال لابن زنجويه، رقم الرواية ۱۴۹۴)

اسحاق بن راہویہ (المتوفی: 238ھ) فرماتے ہیں کہ:

قلت :الجواميس تجزء عن سبعة؟قال :لا أعرف خلاف هذا.

قال الحسن :تذبح عن سبعة.قال إسحاق :كما قال (مسائل الإمام أحمد بن حنبل وإسحاق بن راهويه، رقم المسئلة ٢٨٦٥)

ترجمہ: میں نے عرض کیا کہ بھینس کی سات افراد کی طرف سے قربانی جائز ہے؟ تو امام احمد نے فرمایا کہ میرے علم کے مطابق اس کے جائز ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، حضرت حسن نے بھی یہی فرمایا کہ بھینس کو سات افراد کی طرف سے ذبح کیا جائے گا، اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں کہ ان کا قول بھی امام احمد کے مطابق ہے (مسائل الامام احمد بن حنبل)

مذکورہ تینوں عبارات سے معلوم ہوا کہ گائے اور بھینس کو فقہائے کرام نے ایک درجہ میں داخل مانا ہے، اور اس پر ان کا اجماع و اتفاق ہے۔

قاضی عیاض (المتوفی: 544ھ) صحیح مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

والجاموس :ضرب من البقر .قال ابن دريد في الجمهرة :جاموس أعجمي، وقد تكلمت به العرب (إِكْمَالُ الْمُعْلِمِ بِفَوَائِدِ مُسْلِمٍ، لِلْقَاضِي عِيَاض، ج ١، ص ٨٨ ٤، باب بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم)

ترجمہ: اور بھینس، گائے کی قسم ہے، ابنِ درید نے (لغت کی کتاب) ''الجمهرة'' میں فرمایا کہ ''جاموس'' عجمی لفظ ہے، اہلِ عرب نے بھی اس لفظ کو استعمال کیا ہے (اکمال المعلم)

ابنِ ملقن (المتوفی: 804ھ) صحیح بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

والجاموس :ضرب من البقر، وقيل :أعجمي تكلمت به العرب (التوضيح لشرح الجامع الصحيح، لابن الملقن، ج ٢، ص ٢٨٩)

ترجمہ: اور بھینس، گائے کی قسم ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ ''جاموس'' عجمی لفظ ہے، اہلِ عرب نے اس لفظ کو استعمال کیا ہے (التوضیح)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (المتوفی: 1052ھ) مشکاۃ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

والجاموس نوع من البقر، ويجوز من جميع هذه الأقسام الثني وهو المراد بالمسنة (لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح، ج ٣، ص ٥٧٣، باب في الأضحية)

ترجمہ: اور جاموس، گائے کی قسم میں داخل ہے، اور ان تمام اقسام کے جانوروں کی قربانی جائز ہے، جبکہ وہ دو سال کے ہوں "مسنّۃ" سے یہی مراد ہے (لمعات التنقیح)

علامہ عینی (المتوفی: 855ھ) صحیح بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

والجاموس ضرب من البقر وقيل أعجمي تكلمت به العرب (عمدة القاري شرح صحيح البخاري، ج ا، ص ۵۳، كتاب الإيمان)

ترجمہ: اور بھینس، گائے کی قسم ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ "جاموس" عجمی لفظ ہے، اہلِ عرب نے اس لفظ کو استعمال کیا ہے (عمدۃ القاری)

مطلب یہ ہے کہ جاموس، بھی گائے کی قسم ہے، اور یہ لفظ عجمی یعنی غیر عربی ہے، اس لیے عرب میں اس کا زیادہ استعمال نہیں ہوا، لیکن پھر بھی عربی زبان میں اس کا کسی درجہ میں استعمال ہوا ہے، اور غالباً اسی وجہ سے قرآن وسنت میں اس لفظ کا استعمال نہیں ہوا، البتہ "بقرۃ" کا لفظ استعمال ہوا، جس میں "جاموس" بھی داخل ہے، جس طرح "بقرۃ" کی دوسری انواع داخل ہیں۔

"الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ" میں ہے کہ:

"بقر" التعريف: البقر: اسم جنس. قال ابن سيده: ويطلق على الأهلي والوحشي، وعلى الذكر والأنثى، وواحده بقرة، وقيل: إنما دخلته الهاء لأنه واحد من الجنس. والجمع: بقرات، وقد سوى الفقهاء الجاموس بالبقر في الأحكام، وعاملوهما كجنس واحد (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۸، ص ۱۵۸، مادة "بقر")

ترجمہ: بقر کی تعریف: بقر اسمِ جنس ہے، ابنِ سیدہ نے فرمایا کہ یہ لفظ پالتو، اور وحشی، اور نر و مادہ دونوں کے لئے بولا جاتا ہے، جس کا واحد "بقرۃ" ہے، اور کہا گیا ہے کہ اس پر "ہا" اس لئے داخل ہوئی، کیونکہ یہ جنس کا واحد ہے، اور اس کی جمع "بقرات" آتی ہے، اور فقہاء نے جاموس (یعنی بھینس) کو شرعی احکام میں "بقر" کے برابر قرار دیا ہے، اور فقہاء نے بقرہ، اور بھینس دونوں کے ساتھ، ایک جنس والا معاملہ کیا ہے

(الموسوعۃ الفقھیۃ)

"الموسوعة الفقهية الكويتية" میں ہی ایک مقام پر ہے کہ:

والبقر نوعان :البقر المعتاد، والجواميس (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ٢٣، ص ٢٥٩ ،مادة"زكاة")

ترجمہ: اور بقر کی دو انواع ہیں، ایک معروف بقر، اور دوسرے جوامیس (الموسوعة الفقهية)

فقہ حنفی کی مشہور درسی کتاب "الهداية" میں ہے کہ:

فأما البقر والجواميس جنس واحد (الهداية فی شرح بداية المبتدی، ج٣ص ٦٥، كتاب البيوع، باب الربا)

ترجمہ: پس بقر اور جوامیس ایک جنس ہیں (الہدایۃ)

علامہ عینی "منحةُ السلوك" میں فرماتے ہیں کہ:

(والجواميس والبقر سواء) لأنها نوع منه، فتتناولهما النصوص الواردة باسم البقر، بخلاف ما إذا حلف لا يأكل لحم البقر، حيث لا يحنث بأكل الجاموس، لأن مبنى الأيمان على العرف، وفي العادة أوهام الناس لا يسبق إليه (منحة السلوك فی شرح تحفة الملوك للعينی، ص٢٢٧، كتاب الزكاة)

ترجمہ: اور جوامیس اور بقر، برابر ہیں، کیونکہ جوامیس، بقر کی نوع ہے، لہٰذا جوامیس اور بقر دونوں کو وہ نصوص شامل ہوں گی، جو بقر کے نام کے ساتھ وارد ہوئی ہیں، بخلاف اس صورت کے، جبکہ کوئی یہ قسم کھائے کہ وہ بقر کا گوشت نہیں کھائے گا، تو وہ جاموس کا گوشت کھانے سے حانث نہیں ہوگا، کیونکہ قسموں کا دارومدار عرف پر ہوا کرتا ہے، اور عرف وعادت میں لوگوں کے اذہان اس کی طرف سبقت نہیں کرتے (منحۃ السلوک)

اس سے معلوم ہوا کہ بھینس، بقر کی جنس میں داخل اور اس کی ایک نوع ہے، اور "قسم" کے خاص مسئلہ میں عرف کی وجہ سے فرق کیا گیا ہے، کیونکہ "قسم" کا بڑا مدار عرف پر ہوتا ہے۔

فقہ حنفی کی معروف کتاب "المبسوط للسرخسی" میں ہے کہ:

والجواميس بمنزلة البقر (المبسوط للسرخسی، ج ٢ ص ١٨٨، كتاب الزكاة، باب زكاة البقر)

ترجمہ: اور جوامیس، بقر کے درجہ میں ہے (المبسوط)

فقہ حنفی کی کتاب ''الاختیار لتعلیل المختار'' میں ہے کہ:

البقر والجواميس جنس (الاختيار لتعليل المختار، ج٢ص ٣٣، كتاب البيوع، باب الربا)

ترجمہ: بقر اور جوامیس ایک جنس ہے (الاختیار)

فقہ حنفی ہی کی کتاب ''اللباب فی شرح الكتاب'' میں ہے کہ:

(والجواميس والبقر سواء) لاتحاد الجنسية؛ إذ هو نوع منه، وإنما لم يحنث بأكل الجاموس إذا حلف لا يأكل لحم البقر لعدم العرف (اللباب فی شرح الكتاب لعبد الغني الميداني، ج١ ص ١٤٢، كتاب الزكاة، باب صدقة البقر)

ترجمہ: اور جوامیس اور بقر، برابر ہیں، جنس کے متحد ہونے کی وجہ سے، کیونکہ جوامیس، بقر کی نوع ہے، البتہ جاموس کے کھانے سے حانث نہیں ہوگا، جبکہ وہ بقر کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھائے، عرف نہ ہونے کی وجہ سے (اللباب فی شرح الکتاب)

معلوم ہوا کہ حنفیہ کے نزدیک بھینس کی قربانی کے جواز میں شبہ نہیں۔

فقہ شافعی کی مشہور کتاب ''المجموع شرحُ المهذب'' میں ہے:

البقر جنس ونوعاه الجواميس والعراب (المجموع شرح المهذب، ج٥، ص ٤٢٦، كتاب الزكاة، باب زكاة الغنم)

ترجمہ: ''بقر'' جنس ہے، اور اس کی دو انواع ہیں، ایک جوامیس، اور دوسرے عراب (یعنی عربی گائے) (المجموع شرح المہذب)

مذکورہ کتاب میں ہی ایک مقام پر ہے:

وجميع أنواع البقر من الجواميس والعراب والدربانية (المجموع شرحُ المهذب، ج٨ص ٣٩٣، باب الاضحية)

ترجمہ: اور بقر کی تمام انواع مثلاً جوامیس، عراب (یعنی عربی گائے) اور دربانیۃ (ایک خاص قسم کی کوہان والی گائے) کی قربانی جائز ہے (المجموع شرح المہذب)

اس قسم کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ شافعیہ کے نزدیک بھی بھینس کی قربانی جائز ہے، اور بھینس

کو ''بقرہ'' کا حکم حاصل ہے۔

فقہ مالکی کی کتاب ''شرح مختصر خلیل'' میں ہے کہ:

من البقر الجاموس (شرح مختصر خلیل للخرشی، ج۲، ص ۹ ۱ ۴، باب الزکاۃ)

ترجمہ: ''بقر'' میں ''جاموس'' بھی داخل ہے (شرح مختصر خلیل)

فقہ مالکی کی کتاب ''شرح مختصر خلیل'' کی شرح ''منح الجلیل'' میں ہے کہ:

ففی صحیح البخاری فی کتاب الذبائح ما یفید أن البقر تذبح وتنحر، وفی ابن عبد السلام أن النبی (نحر عن أزواجه البقر) وروی (ذبح عن أزواجه البقر) ومنه الجاموس (منح الجلیل شرح مختصر خلیل، ج۵، ص ۱۱۸، باب الزکاۃ)

ترجمہ: پس صحیح بخاری کی ''کتابُ الذبائح'' سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ گائے کا ذبح اور نحر کیا جائے گا، اور ابنِ عبدالسلام میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کا نحر کیا، اور یہ بھی مروی ہے کہ اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کو ذبح کیا، اور ''بقر'' میں ''جاموس'' بھی داخل ہے (منح الجلیل)

اس قسم کی عبارات سے مالکیہ کے نزدیک بھی بھینس کی قربانی کا جواز معلوم ہوتا ہے۔

فقہ حنبلی کی کتاب ''مطالبُ اولی النھیٰ'' میں ہے کہ:

(البقر والجاموس) نوعا (جنس) واحد (مطالب اولی النھی فی شرح غایۃ المنتھی، ج۳ص ۱۶۱، کتاب البیع، باب الربا والصرف)

ترجمہ: بقر اور جاموس، نوع ہیں، جو جنسِ واحد میں داخل ہیں (مطالب اولی النھی)

امام احمد کے حوالہ سے بھینس کی قربانی کے جواز میں اختلاف نہ ہونے کا ذکر پہلے نقل کیا جا چکا ہے، معلوم ہوا کہ حنابلہ کے نزدیک بھی بھینس کی قربانی جائز ہے۔

سعودی عرب کے فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین (المتوفی: 1421ھ) سے بھینس کے متعلق سوال کیا گیا، جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ:

الجاموس نوع من البقر، واللہ عز وجل ذکر فی القرآن المعروف عند

العرب الذين يحرمون ما يريدون، ويبيحون ما يريدون، والجاموس ليس معروفا عند العرب (مجموع فتاوى ورسائل فضيلة الشيخ محمد بن صالح العثيمين، ج۲۵، ص۳۴، الهدى، والأضحية)

ترجمہ: جاموس، بقر کی نوع ہے (لہٰذا اس کی قربانی جائز ہے) اور اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں عرب کے نزدیک مشہور ان لوگوں کا ذکر کیا ہے، جن جانوروں کو وہ چاہتے تھے، ان کو حرام قرار دے دیتے تھے، اور جن جانوروں کو وہ چاہتے تھے، حلال قرار دے دیتے تھے، اور جاموس، عرب کے نزدیک مشہور نہیں تھا (اس لیے اس کا الگ سے ذکر نہیں کیا گیا) (مجموع فتاویٰ ورسائل)

معلوم ہوا کہ سعودی عرب کے علماء بھی بھینس کی قربانی کو جائز قرار دیتے ہیں۔

مذکورہ محدثین، اور مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے فقہاء واہلِ علم حضرات نے مندرجہ بالا عبارات میں جو حکم بیان فرمایا، وہ عرف ولغت کے عین مطابق بیان فرمایا، جس کی تائید میں چند اہلِ لغات کی عبارات وحوالہ جات بھی ملاحظہ فرما لیے جائیں۔

''ابوالحسن ابنِ سیدہ مرسی (المتوفیٰ: 458ھ) اپنی لغت سے متعلق تالیف ''المحکم والمحیط الاعظم'' میں فرماتے ہیں کہ:

والجاموس :نوع من البقر (المحكم والمحيط الأعظم، ج۷، ص ۲۸۳، مقلوبه ج م س)

ترجمہ: اور ''جاموس'' بقر کی قسم ہے (المحکم والمحیط الاعظم)

عربی لغت کی مشہور کتاب ''لسانُ العرب'' میں ہے کہ:

والجاموس :نوع من البقر، دخيل، وجمعه جواميس، فارسي معرب (لسان العرب، لابن منظور، ج۶، ص۴۳، فصل الجيم)

ترجمہ: اور جاموس، بقر کی قسم ہے، یہ لفظ عربی میں داخل کیا گیا ہے، جس کی جمع جوامیس آتی ہے، یہ فارسی کا لفظ ہے، جس کو عربی زبان میں لیا گیا ہے (لسان العرب)

عربی لغت کی مشہور کتاب ''تاجُ العروس'' میں ہے کہ:

الجاموس :نوع من البقر، م، معروف، معرب كاوميش، وهى فارسية،

ج الجواميس، وقد تكلمت به العرب (تاج العروس من جواهر القاموس، للزّبيدى، ج ١٥، ص ٥١٣، مادة"جمس")

ترجمہ: اور جاموس، بقر کی قسم ہے، جو کہ معروف ہے، اور معرب (یعنی عربی میں لیا گیا لفظ) ہے جیسا کہ "اومیش" اور یہ دراصل فارسی زبان کا لفظ ہے، جس کی جمع جوامیس آتی ہے، اور اہلِ عرب نے اس لفظ کو استعمال کیا ہے (تاج العروس)

ایک اور عربی لغت کی مشہور کتاب "المعجمُ الوسیط" میں ہے کہ:

(الجاموس) حيوان أهلى من جنس البقر (المعجم الوسيط، ج ١، ص ١٣٤، باب الجيم)

ترجمہ: جاموس، پالتو جانور ہے، جو بقر کی جنس سے تعلق رکھتا ہے (المعجم الوسیط)

"قاموس عربى فرنسى انجليزى" میں ہے کہ:

جامُوس: -حَيَوَان أَهْلِيّ مِن جِنْس الْبَقَر يُرَبَّى لِدَرّ اللَّبَن وَالْحَرْث،

ترجمة فرنسية buffle -: (قاموس عربى -فرنسى -إنجليزى، ج٣، ص ٣٣٩)

ترجمہ: "جاموس" پالتو جانور ہے، جس کا "بقر" کی جنس سے تعلق ہے، اس کو دودھ اور کھیتی کے لیے پالا جاتا ہے، اور اس کو فرانسی زبان میں "Buffle" کہا جاتا ہے (قاموس عربى فرنسى انجليزى)

اہلِ حدیث سلسلہ کے معروف عالم علامہ مبارک پوری صاحب "مرعاةُ المفاتيح" میں فرماتے ہیں:

وأما الجاموس فمذهب الحنفية وغيرهم جواز التضحية به، قالوا :لأن الجاموس نوع من البقر، ويؤيد ذلك أن الجاموس فى الزكاة كالبقرة، فيكون فى الأضحية أيضا مثلها، ويذكرون فى ذلك حديثا صريحا أورده المناوى فى كنوز الحقائق بلفظ :الجاموس فى الأضحية عن سبعة، وعزاه الديلمى فى مسند الفردوس.

والأمر عندى ليس واضحا كما زعموا.

فإنهم قد اعترفوا بأن الجاموس فى ما يتعارف الناس نوع آخر غير البقر لما بينهما من الاختلاف العظيم فى الظاهر والمخبر، ولذلك

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو، نہ صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم سے منقول ہو۔

میرے نزدیک یہی حکم ہے، اور اللہ زیادہ جانتا ہے (مرعاۃ المفاتیح)

علامہ مبارک پوری نے مذکورہ عبارت میں جو بھینس کی قربانی کے متعلق شبہات ذکر کیے ہیں، اس طرح کے شکوک وشبہات کو لے کر آج کل بعض لوگ بھینس کی قربانی میں تردد وتامل کا اظہار کرتے ہیں، اور بعض تو صاف طور پر اس کی قربانی کے جائز ہونے کا ہی انکار کر بیٹھتے ہیں، حالانکہ اس طرح کے شکوک وشبہات کے کئی اہلِ علم حضرات نے شافی جوابات بیان فرما دیئے ہیں، جن میں بہت سے اہلِ حدیث سلسلہ کے اہلِ علم بھی شامل ہیں۔

یہ کہنا درست نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام نے بھینس کی قربانی نہیں کی، لہٰذا اس کی قربانی سے احتراز بہتر ہے اور یہ احوط واولیٰ ہے۔

یہ بات معلوم ہو چکی کہ بھینس، دراصل گائے کی جنس سے ہی تعلق رکھتی ہے، پھر یہ احتیاط صرف گائے کی ایک مخصوص نوع " بھینس " ہی کے بارے میں کیوں ملحوظ رکھی جائے؟ ان کو چاہیے کہ گائے کی جو نسلیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام نے قربانی میں ذبح کیں، صرف ان کے ہی سنت ہونے پر اکتفاء کیا جائے، اور دوسری نسلوں کی طرف التفات نہ کیا جائے۔

کیا بھینس کے علاوہ موجودہ دور میں پائے جانے والی گائے کی تمام نسلیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام نے قربانی میں ذبح کی تھیں؟ اس طرح تو دیسی، ولائتی، فارسی، افریقی، تمام قسم کی گائے کی قربانی سے احتراز کرنا ہوگا، اور اسی طرح بھیڑ وبکری اور اونٹ کا بھی معاملہ ہوگا۔ پھر ہر شخص قربانی کے لیے عربی گائے، عربی اونٹ، عربی بھیڑ اور عربی بکرا کہاں سے لائے گا؟ اور اگر کوئی عربی نسل کا جانور تلاش بھی کر لے، تو اس کو پھر یہ تحقیق کرنا پڑے گی کہ یہ بعینہ اسی نسل سے ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام نے قربانی کی تھی، یا بعد میں پیدا ہونے والی کوئی نسل ہے؟

پھر یہ احتیاط والی بات اس لیے بھی عجیب ہے کہ اگر بھینس، گائے میں داخل نہیں، تو اس کی قربانی سرے سے جائز ہی نہیں، اور اگر یہ گائے میں داخل ہے، تو اس کی قربانی بالکل جائز ہے، اس میں کوئی درمیانی راستہ نہیں۔

پس جب بھینس، دراصل گائے کی ایک نوع ہے، تو اس کی قربانی بالکل جائز ہے، اور اس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ بعض فقہاء نے قسم وغیرہ کے مسائل میں بھینس کو بقرۃ سے الگ نوع شمار کیا ہے، تو اس کا جواب خود اُن فقہاء کی عبارات میں موجود ہے۔

کیونکہ اولاً تو یہ بعض حضرات کا قول ہے، جبکہ بعض حضرات، قسم کے باب بھی دونوں کو ایک شمار کرتے ہیں، اور بعض حضرات نے یہ صراحت کی ہے کہ یہ حکم اُن علاقوں میں ہے، جہاں کے عرف عام میں بقر، کا لفظ بھینس کو شامل نہ ہو، اور قسم کا مدار عرف پر ہوا کرتا ہے۔ [1]

''بدایۃ المبتدی'' کی شرح ''الھدایۃ'' میں ہے کہ:

"والجواميس والبقر سواء "لأن اسم البقر يتناولهما إذ هو نوع منه إلا أن أوهام الناس لا تسبق إليه في ديارنا لقلته فلذلک لا يحنث به في يمينه لا يأكل لحم بقر والله أعلم (الهداية في شرح بداية المبتدي، ج ۱ ص ۹۸، كتاب الزكاة، فصل في البقر)

ترجمہ: اور جوامیس اور بقر برابر ہیں، کیونکہ بقر کا نام، ان دونوں کو شامل ہے، پس جوامیس، بقر ہی کی نوع ہے، تاہم لوگوں کے اذہان، ہمارے علاقوں میں اس کی طرف سبقت نہیں کرتے، اس کے قلیل ہونے کی وجہ سے، تو اس وجہ سے وہ شخص جس نے یہ قسم کھائی کہ وہ بقر کا گوشت نہیں کھائے گا، تو وہ جوامیس کا گوشت کھانے سے اپنی قسم میں حانث نہیں ہوگا، واللہ أعلم (الھدایۃ)

فقہ حنفی کی بعض دوسری کتب میں بھی اس پر کلام کیا گیا ہے، اور مذکورہ شبہ کا معقول جواب دیا گیا ہے۔

جبکہ اس سلسلہ میں بعض عبارات پہلے ذکر کی جاچکی ہیں۔

ممبئی، ہندوستان کی صوبائی جمعیت اہلِ حدیث کی طرف سے ایک مفصل ومدلل رسالہ ''بھینس کی قربانی، ایک علمی وتحقیقی جائزہ'' کے نام سے شائع ہوا ہے، جس کو ''ابوعبداللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ

---

[1] ولو حلف لا يأكل لحم البقر فأكل لحم الجواميس لا يحنث لأن أوهام الناس لا تنصرف إليه عند ذكر البقر والأيمان محمولة على معاني كلام الناس وجمعه في باب الزكاة لا يدل على أنه من نوعه في باب اليمين فصار في الزكاة كالعنز يضم إلى الضأن والكبش إلى الشاة (؟)، ج ۲۲، ص ۴۲، باب ما جاء من المسائل اللغوية)

سنابلی مدنی'' نے تالیف کیا ہے، اور اس کا ''پیشِ لفظ'' امیر صوبائی جمعیت اہلِ حدیث ممبئی، شیخ عبدالسلام سلفی نے تحریر کیا ہے۔ اس رسالہ میں تعصب وتحزب سے بالاتر ہوکر مفصل ومدلل انداز میں بھینس کی قربانی کے حلال اور جائز ہونے پر کلام کیا گیا ہے، اور اس سلسلہ میں پیش کیے جانے والے مختلف شبہات واعتراضات کا باحوالہ شافی جواب تحریر کیا گیا ہے۔

اس رسالہ میں ایک مقام پر متعدد حوالہ جات وعبارات ذکر کرنے کے بعد مذکور ہے کہ:

> ساری باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ گائے اور بھینس کی تعریف کرتے ہوئے اہلِ علم نے گائے کی تعریف میں بھینس کو شامل کیا ہے، اور بھینس کی تعریف میں بصراحت کہا ہے کہ وہ گائے کی جنس سے ہے، اور ان تصریحات میں ان کا کوئی معارض ومخالف بھی نہیں ہے، لہٰذا اس سے دونوں کی یکسانیت اور اتحادِ جنس میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہ جاتا (بھینس کی قربانی ایک علمی وتحقیقی جائزہ، ص ۷۰، دوسری فصل: گائے اور بھینس کی حقیقت، ناشر: شعبہ نشر واشاعت، صوبائی جمعیت اہلِ حدیث، ممبئی، ہندوستان، سنِ اشاعت: ذوالقعدۃ ۱۴۳۷ھ، اگست 2016ء)

مذکورہ رسالہ میں بھینس کی قربانی کے متعلق دو اقوال کے بعد تیسرا قول اس طرح ذکر کیا گیا ہے کہ:

> بھینس کی قربانی جائز ہے، کیونکہ وہ گائے ہی کی ایک نوع ہے، جو فارس وغیرہ عجمی علاقوں میں پائی جاتی تھی، لہٰذا وہ بھی ''بھیمۃُ الانعام'' میں داخل ہے، البتہ عہدِ رسالت میں یہ نسل عرب، بالخصوص حجاز میں موجود ومتعارف نہ تھی، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے اس نوع کی قربانی کا ثبوت نہیں ملتا، جبکہ بعد میں عرب، گائے کی اس نوع ونسل سے متعارف ہوئے، اور علمائے لغت عرب، مفسرین، محدثین وشارحینِ حدیث اور فقہائے امت، بالخصوص ائمۂ اربعہ اور ان کے مسالک کے علماء نے اسے متفقہ طور پر گائے کی نوع قرار دیا، اور بعینہٖ گائے کے حکم کے مطابق اس کی قربانی کی، اس میں زکاۃ کو فرض رکھا، اور تاریخ کے ہر دور میں اسے بڑی تعداد میں پالا بھینس کے گائے کی نوع ہونے اور دونوں کے حکم کی یکسانیت پر علمائے امت کا اجماع

منقول ہے، لہٰذا بھینس کی قربانی جائز ہے۔ راجح: (مذکورہ) تینوں اقوال میں راجح قول یہ ہے کہ بھینس کی قربانی جائز ہے، جبکہ نتیجہ کے اعتبار سے احتیاط کے قول کا مدعا بھی جواز ہے، ورنہ اگر عدم جواز پر اطمینان اور شرح صدر ہو، تو عدم جواز کی تصریح سے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ سابقہ فصلوں کی تفصیلات سے یہ بات روشن ہے کہ بھینس فارسی النسل، یا عجمی النوع، گائے ہی کی ایک قسم ہے، تو بدیہی طور پر بھینس کا "بھیمۃ الانعام" میں ہونا ثابت ہوگیا، اور قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عملاً گائے کی قربانی ثابت ہے، جیسا کہ مائی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نسائه البقرة" (صحيح البخاری، کتاب الحیض، باب کیف کان بدء الحیض، ۱/۶۶، حدیث ۲۹۴، و۵۵۴۸، و۵۵۵۹، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوه الاحرام، حدیث ۱۲۱۱)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی"

تو بھینس کی حلت کے ساتھ اس کی قربانی کے جواز میں کوئی شک باقی نہیں رہ گیا (بھینس کی قربانی ایک علمی وتحقیقی جائزہ، ص۷۳و۷۴، تیسری فصل: بھینس کی حلت اور قربانی کا حکم، ناشر: شعبہ نشر واشاعت، صوبائی جمعیت اہلِ حدیث، ممبئی، ہندوستان، سنِ اشاعت: اگست 2016ء)

مذکورہ رسالہ میں ہی اہلِ حدیث کے مشہور عالم مولانا عبدالقادر حصاری ساہیوال کے حوالہ سے مذکور ہے کہ:

مجھے ملکِ پنجاب کے دو فاضلوں اور محدثوں پر تعجب ہوا کہ بھینس کے بارے میں فقہاء کے مقابلہ میں بہت الجھے ہیں، ایک مولانا حافظ عبداللہ مرحوم روپڑی، اور دوسرے حضرت مولانا عبیداللہ صاحب محدث مبارک پوری۔

دونوں بزرگوں نے مسئلہ زکاۃ میں تو گایوں کے ساتھ بھینس کو شامل کرلیا، اور مسئلہ قربانی میں بھینس کو گائے سے الگ کردیا۔

بندہ راقم الحروف اپنے علم اور تحقیق پر تو ان دو بزرگ علاموں کے علم اور تحقیق کو ترجیح دے سکتا ہے، لیکن فقہائے سابقین کے مقابلہ میں نہیں دے سکتا کہ وہ علم وعمل وفقاہت

میں ان سے فائق تھے، اور وہ اہلِ عرب تھے، اور یہ ہر دو محققین عجمی ہیں۔

مولانا عبیداللہ صاحب محدث مبارک پوری نے مشکاۃ کی شرح ''مرعاۃ المفاتیح'' میں حنفیہ کا مذہب مدلل بیان فرما کر، پھر تنقید اور جرح شروع کردی، فرماتے ہیں ''والأمر لیس عندی واضح'' یعنی ''حنفیہ کا مسلک اور استدلال واضح نہیں ہے'' پھر تبصرہ یوں کرتے ہیں ''حنفیہ کو یہ اعتراف ہے کہ لوگوں کے عرفِ عام میں بھینس، گائے سے غیر جنس ہے کہ بظاہر دونوں کی شکل وصورت حلیہ میں اختلافِ عظیم ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ الزام، حنفیہ پر غلط ہے، اوپر کے بیان میں ہدایہ کے حوالہ سے یہ گزر چکا ہے کہ بھینس اور گائے کی ایک ہی جنس ہے، اور وہ حکم میں برابر ہے، باقی رہا مولانا کا یہ فرمان کہ گائے اور بھینس کے حلیہ اور شکل میں تفاوت ہے، سو یہ شبہ اہلِ حدیث کو بھی ہوسکتا ہے کہ بکری، بکرا، اور بھیڑ، دنبہ، چھترا سب کو کھڑا کر کے انصاف کرلیں کہ ان کے حلیہ اور شکل میں زمین، آسمان کا فرق ہے، اور شرعاً بھی فرق ہے کہ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ:

"الإجماع علی أنه یجزئ الجذعة من الضأن، وأنه لایجزئ جذع من المعز"
یعنی ''اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ قربانی میں بھیڑ کا جذعہ کفایت کر جائے گا، اور بکری کا جذعہ کفایت نہ کرے گا''

جب ان کی شکل اور حلیہ اور حکمِ شرعی میں تفاوت ہے، تو پھر زکاۃ اور قربانی میں ان کو برابر اور یک جنس کیوں قرار دیا گیا ہے'' ماهو جوابکم عن هذا الکلام، فهو جواب عن الحنفیة '' (بھینس کی قربانی ایک علمی وتحقیقی جائزہ، ص ۱۵۰ و ۱۵۱، دسویں فصل: بھینس کی قربانی سے متعلق علمائے کے فتاویٰ، ناشر: شعبہ نشر واشاعت، صوبائی جمعیت اہلِ حدیث، ممبئی، ہندوستان، سنِ اشاعت: ذوالقعدۃ ۱۴۳۷ھ، اگست 2016ء)

مذکورہ رسالہ میں علامہ مبارک پوری کے اس شبہ کا بھی مدلل جواب تحریر کیا گیا ہے، جو انہوں نے فقہ حنفی کی بعض عبارات سے قسم کے باب میں عرف کے مختلف ہونے کے اعتبار سے ذکر کیا ہے۔

(ملاحظہ ہو: بھینس کی قربانی ایک علمی وتحقیقی جائزہ، ص ۱۷۵، ناشر: شعبہ نشرواشاعت، صوبائی جمعیت اہلِ حدیث، ممبئی، ہندوستان، سنِ اشاعت: ذوالقعدۃ ۱۴۳۷ھ، اگست 2016ء)

اور اس سلسلہ میں مزید شبہات واعتراضات کے تفصیلی باحوالہ جوابات، مندرجہ بالا رسالہ میں ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ گائے کی قربانی کی طرح، بھینس اور بھینسے کی قربانی بھی بلاشبہ جائز ہے، اور بھینس اور بھینسے کی قربانی کی شرائط وہی ہیں، جو گائے کی قربانی کی شرائط ہیں۔

لہٰذا بھینس اور بھینسے کی قربانی میں شبہ نہیں کرنا چاہیے، اور بلاکھٹک اس کو انجام دینا چاہیے، اور بھینس اور بھینسے کی قربانی کو ناجائز، یا خلافِ احتیاط قرار دینے والوں کے قول کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیے۔

فقط واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ أعلم

محمد رضوان خان ۲۰/ذوالقعدۃ/۱۴۴۳ھ 20/جون/2022ء، بروز پیر

ادارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان